دار زايد للثقافة الإسلامية
Zayed House For Islamic Culture

رواداری کا حقوق انسانی سے رشتہ

تحریر: ڈاکٹر / محمد شحمات

zhic.uae @zhic_uae zhic_uae zhic
800 555 اتصل على JUST CALL
P.O Box: 16090, Al Ain, U.A.E
www.zhic.ae contact@abudhabi.ae

انسانی تجربات کی روشنی میں انسانی معاشروں میں اختلاف آراء کا رجحان پہنچنے کے سبب رواداری اور انسانی حقوق کا رشتہ پروان کافی پروان چڑھا ہے، کیونکہ انبیاء اور پیغمبران اسلام علیہم السلام کو بھی ان کی بنیادی ذمے داریوں کے ساتھ ساتھ عالمی روحانی و اخلاقی اقدار کو مستحکم کرنے، حقوق کے تحفظ اور معاشروں میں انسانوں کے مابین افہام وتفہیم اور باہمی تعاون کو بڑھانے کا کام تفویض کیا گیا تھا۔

یہی نہیں بلکہ محققین کے مطابق، قدیم تہذیبوں اور یکے بعد دیگرے انسانی تجربات کی روشنی میں، انسانی حقوق اور رواداری کی اقدار پوری تاریخ میں پائی گئی ہیں۔ یہاں تک کہ یہ اقدار حمورابی کے بابلی قوانین اور آثار موسوی کے ضمن میں وصایا عشر کے احکامات میں شامل دکھائی دیتے ہیں۔

اور چونکہ اسلام پچھلے آسمانی پیغامات کی توثیق وتایید کرتا ہے، لہذا اسلام میں رواداری نے ایک نمایاں اور اہم حیثیت حاصل کرلی ہے، خواہ پچھلے ادوار کی میراث کے طور پر ہو یا اس کے بنیادی مصادر کی صورت میں۔

اس تاریخی امتزاج، اور انسانی حقوق اور رواداری کے مابین وقت اور جگہ کے عبوری تعلقات کی بنیاد پر، رواداری کا عصری تصور انسانی وقار کے ستونوں اور بلا امتیاز انسانی حقوق کی پاسداری پر مبنی ہے۔ لہذا، اس حوالے سے کچھ سمجھوتے آئے اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی معاہدوں نے بھی اس سمجھوتے کی حمایت کی۔

اسی بنا پر، 1995 میں یونیسکو کی جنرل کانفرنس کے ذریعہ جاری کردہ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے میں انسانی حقوق کو رواداری، جمہوریت اور امن سے جوڑا گیا تھا اور اس میں یہ بات بھی اقوام متحدہ پر بڑے واضح انداز میں عائد کی گئی تھی کہ وہ تہذیبوں اور اقوام کے درمیان رواداری کی اقدار اور باہمی تعاون کو فروغ دینے میں معاونت فراہم کرے گا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ معاشرے میں یہ حقوق افراد پر رواداری کی پابندی کے طور پر عائد ہوگئے اور معاشرے کی تنظیم سازی رواداری کی اصل بنیاد پر کی جانے لگی جو مذاہب اور ثقافتوں کے مابین ہم آہنگی اور کشادگی پر ابھارتا ہے۔

یقینا حقوق انسانی اور رواداری کے مابین اساسی تعلق تہذیب یافتہ معاشرے کو انسانی رواداری کے لیے قانون سازی کرنے اور ایسے قواعد وضوابط وضع کرنے کی طرف متوجہ کرتا ہے جس کو حتمی طور پر مکمل قانونی حیثیت حاصل ہو۔

اس حوالے سے متحدہ عرب امارات میں ایک ایسی نمایاں اور مثالی حیثیت رکھتا ہے کہ انسانی حقوق اور عالمی انسانی رواداری کے میدان میں اس کی اقتدا کرنی چاہیے، کیونکہ اس نے اپنے ثقافتی میراث اور اپنے اس دستور کی پاسداری کرتے ہوئے جو سب کے لیے شہری آزادیوں کی ضمانت دیتا ہے، انسانی حقوق کے احترام کی اقدار کو اولین ترجیح دی ہے۔ اس کی قانون سازی ایسے نظام پر مشتمل ہے جو انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے اصولوں کے مطابق انصاف، مساوات، رواداری، حقوق کا احترام، اور انسانی بہبود اور امدادی کاموں کے لیے اصولوں کو فروغ دیتا ہے۔

بے شک رواداری ایک معاشرتی تہذیب ہے جو اخلاقیات کے دائرے سے نکل کر ملکی اور بین الاقوامی قوانین کے دائرے میں منتقل ہوگئی ہے جس نے تمام کے تمام انسانوں میں مساوات کو لازم قرار دیا ہے اور ہم عصر معاشروں میں تمام شکلوں کے امتیازی سلوک کو ممنوع قرار دیا گیا ہے، جس نے افراد اور معاشروں کے سماجی، ثقافتی اور معاشی حقوق کی باہم فراہمی کے لیے انسانی حقوق سے دلچسپی رکھنے والے قومی اداروں کی بڑھوتری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔